آبادگی کے اسباب اس کتاب کے آئینے میں بخوبی دیکھے اور سمجھے جا سکتے ہیں۔ اقتباساتِ مذکورۂ بالا میں سے ایک میں بہبہانی نے اطلاع دی ہے کہ نواحِ شاہجہاں آباد کے قصبات کیرانہ و جھنجھانہ میں خوش مزہ آموں کے تخم دکن سے لائے گئے تھے۔ اس سے مآثر الامراء کے اس بیان کی تائید ہوتی ہے جو مقرب خاں کے ذیل میں آتا ہے۔ ایک اور اقتباس میں مصنف نے کلثوم ننہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس عقدے کو کتاب قانون النساء کی مدد سے حل کیا جا سکتا ہے جو شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی کی مطبوعات میں سے ہے۔ بہبہانی کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ اس خرافات کا آغاز ہندوستان میں نہیں ہوا تھا، یہ ایران میں پہلے سے موجود تھی۔ بہبہانی کا ایک فقرہ کلکتہ بندر کی آبادانی کے بارے میں بھی ہے۔ ایسا ہی ایک متوازی فقرہ حسام الدین راشدی نے کراچی کے حق میں ہادی مچھلی شہری کے حوالے سے نقل کیا ہے - ملاحظہ ہو گوشۂ اختر میں حسام الدین راشدی کی تحریر۔]

(ج) گوشۂ متون میں شامل " بیتی کہانی " کے ایک کردار مرزا ایّوب بیگ کے ذیل میں

بیتی کہانی مؤلفہ شہر بانو بیگم کی تدوین ڈاکٹر معین الدین عقیل نے عمدہ طور پر کی ہے اور کوشش و محنت سے بکثرت معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ اس تاریخی کہانی کا سب سے جان دار کردار مرزا ایّوب بیگ کا ہے جو وفا شعاری، خیرخواہی، خیر اندیشی اور فہم و فراست کی علامت بن کر ابھرتا ہے۔ ذیل میں مرزا ایوب بیگ کے اسلاف و اخلاف سے متعلق چند معلومات پیش کی جاتی ہیں۔

مرزا ایّوب بیگ کے اسلاف میں مرزا عوض بیگ عرف بدل بیگ کا نام آتا ہے جو محکم الدولہ اعتقاد جنگ طہماس بیگ کے بھانجے اور داماد تھے، اور سعادت یار خاں رنگیں کے بہنوئی۔ ان کا خاندان ازبکستان کے شہر بلخ میں تھا، شاہ عالم ثانی کے زمانۂ حکومت میں دلی میں وارد ہوا۔ بدل بیگ کی اولاد میں مرزا اسحاق بیگ، مرزا ابراہیم بیگ شاگرد رنگیں اور ایک بیٹی آمنہ خانم تھے۔

مرزا اسحاق بیگ کی اولاد میں مرزا یعقوب بیگ، مرزا یونس بیگ، مرزا احمد بیگ، مرزا مغل بیگ اور چار بیٹیاں تھیں۔ مرزا احمد بیگ دہلوی متخلص بہ ذاکر کے بیٹے مرزا محمود بیگ راحت شاگرد مومن تھے۔ مرزا یعقوب بیگ کے بیٹے مرزا ایّوب بیگ عرف صاحب مرزا تھے جو بیتی کہانی کا ایک کردا ہیں۔ ان کی ولادت دلی میں ہوئی تھی۔ ان کے حقیقی خالہ زاد حکیم مرزا اسلام بیگ شیدا تھے جو شاگرد تھے اپنے نانا حکیم نصراللہ خاں دصال

باشندہ دلی کے اور وصالؔ شاگرد و خلف تھے حکیم ثناء اللہ خاں فراق کے ۔ وصال کے بیٹے حکیم محمد علی خاں وصل بھی شاعر تھے اور اپنے والد سے کسب سخن کیا تھا ۔ ان کے نواسے محمد فرحت اللہ خاں چیف انجینئر مقیم حیدرآباد سندھ تھے۔

اور اب ہم پھر مرزا ایوب بیگ کی طرف آتے ہیں۔ یہ ۱۸۵۰ء میں رئیس پاٹودی کی ملازمت میں تھے ، ۱۸۹۱ء میں دلی میں تھے ، وفات ۱۸۹۸ء میں لاہور میں ہوئی ۔ ان کے بیٹے مرزا عبداللہ بیگ عرف سردار مرزا متخلص بہ مضطر تھے۔ یہ شیدا کے شاگرد تھے۔ دلی سے حیدرآباد دکن چلے گئے تھے ، جہاں ۱۹۱۳ء میں وفات پائی۔ مرزا عبداللہ بیگ مضطر کے چھوٹے بھائی ، اور مرزا ایّوب بیگ کے ایک اور بیٹے مرزا یعسوب بیگ متخلص بہ عامل تھے جن کی ولادت گلی انبیاء دلی میں ۱۸۵۴ء میں ہوئی ، وفات جے پور میں ۱۹۰۱ء میں پائی۔ ان کا دیوان موسومہ " دیوان عامل " محترمہ حبیبہ حسن بنت سید حسن احمد شاہ کانپوری مرحوم مقیم حیدرآباد سندھ نے اپنے ایم اے مونوگراف کے طور پر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی نگرانی میں ۱۹۶۶ء میں مرتب کیا اور طبع کرایا تھا۔ اس کے مقدمے میں صاحب کے خاندان سے متعلق بکثرت معلومات ملتی ہیں جو درحقیقت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی فراہم کردہ ہیں۔ مرزا یعسوب بیگ عامل ارشد گورگانی کے شاگرد تھے۔

مرزا یعسوب بیگ کے ایک بیٹے مرزا محمود بیگ تھے جو ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے دولت کدے واقع سندھ یونیورسٹی اولڈ کیمپس کے نزدیک دوآبہ لائن میں رہتے تھے ، ۱۹۶۵ء میں وفات پائی۔ اس خاندان سے متعلق معلومات ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کو انھی مرزا محمود بیگ سے حاصل ہوئی تھیں۔ ان کے بھائی مرزا داود بیگ راقم الحروف کے غریب خانے کے نزدیک مقیم تھے۔ ان کی نواسی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کے صاحب زادے ڈاکٹر سراج احمد خاں کو بیاہی گئی ہیں۔

مرزا عبداللہ بیگ مضطر کے نانا مرزا نیاز علی بیگ نکہت تخلص تھے جو شاہ نصیر کے شاگرد تھے۔ ان سے دیوان اردو ، ترجمہ سکندر نامہ اور مخزن الفوائد (فرہنگ مصطلحات زبان اردو) یادگار ہیں۔ مخزن الفوائد اس موضوع پر طپش کی شمس البیان کے بعد دوسری اہم کتاب ہے۔ ایک زمانے میں قاضی عبدالودود کو اس سے دل چسپی ہوئی تھی اور راقم نے محترم ڈاکٹر عابد رضا بیدار کی تحریک پر عکسی نقل بھجوائی تھی۔ پھر معلوم نہیں اسے مرتب کرنے یا اس پر کچھ لکھنے کی نوبت آئی یا نہیں۔ البتہ اس کتاب سے متعلق قاضی مرحوم کی ایک یاد داشت خدا بخش لائبریری جرنل پٹنہ میں بصورتِ عکس چھپ چکی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نکہت کے پوتے (پڑپوتے ؟) مرزا محمد احمد بیگ فرخ تخلص مقیم کراچی کے پاس نکہت کے دو دیوان موجود ہیں اور بقیہ کلام حیدرآباد دکن میں رہ گیا۔ نکہت کے ایک برادر حقیقی مرزا افضل علی بیگ بھی شاعر تھے اور یہ بھی نکہت کی طرح شاہ نصیر کے شاگرد تھے۔

اسی خاندان کے ایک فرد مرزا سرفراز بیگ (دو آبہ لائن ، حیدرآباد) ہیں جو مرزا محمود بیگ اور مرزا

دادو بیگ مرحومین (مذکورۂ بالا) کے اقربا میں سے ہیں یعنی مرزا نیاز علی بیگ نکہت کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کے پاس سعادت یار خاں رنگین کے دیوانِ ریختہ کا ایک ناقص قلمی نسخہ ہے۔ اور ایک اور شجرہ بھی ہے جس کی ایک نقل راقم کو مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب سے ملی ہے۔ ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

" مرزا سرفراز علی بیگ صاحب کے پاس ایک قلمی شجرہ اس طرح ہے:-

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ (م ۱۰۳۴ھ) کے ایک خلیفہ جن تھے وہ قلعہ رہتاس (جھیلم) کے برج میں رہتے تھے ان کے خلیفہ حضرت محمد سعدی (لاہوری) تھے۔ ان کے خلیفہ شاہ خان محمد لودھی تھے ان کے خلیفہ شاہ محمد قریشی لاہوری تھے۔ ان کے خلیفہ جناب میاں محمد سندھی تھے جو براہ راست حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفیض ہوئے ان کے خلیفہ محمد زکریا تھے وہ بھی براہ راست حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفیض ہوئے ان کے خلیفہ صوفی آبادانی سیالکوٹی تھے۔ ان کے خلیفہ اللہ یار بیگ خاں رومی تھے ان کے خلیفہ احمد یار بیگ خاں رومی تھے اور ان کے خلیفہ احمد یار بیگ ثانی بخاری تھے۔ اس شجرہ نقشبندی کے

شروع میں پنج سورہ درج ہے۔ احمد یار بیگ ثانی نے اپنی بہن حامدہ خانم کے لیے اپنے قلم سے بہت خوب صورت پنج سورہ (یٰسین۔ بروج۔ نباء۔ واقعہ۔ تبارک) لکھا تھا (۲۲ شعبان ۱۲۸۳ھ کو) حامدہ خانم کے شوہر مرزا نیاز علی بیگ تھے۔ ان کے بیٹے مرزا امتیاز علی بیگ تھے ان کے بیٹے مرزا امداد علی بیگ۔ ان کے بیٹے ممتاز علی بیگ اور ان کے بیٹے (۱) مرزا سرفراز علی بیگ اور (۲) فیاض علی بیگ حیات ہیں۔

ان سے معلوم ہوا کہ اللہ یار خاں (سعادت یار خاں رنگین کے بڑے بھائی تھے) جو دلی میں صوفی جی کا چھتا (محلہ میں رہتے تھے۔ "

آخر میں طہماس نامہ مرتبہ پروفیسر محمد اسلم پر ڈاکٹر مختار الدین احمد کے ایک مقالے (مطبوعہ جرنل آف دی پنجاب یونیورسٹی ہسٹاریکل سوسائٹی لاہور جلد ۲۳ ، ۸۹ ۔ ۱۹۸۵ء) کی مدد سے حسب ذیل کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

(۱) طہماس بیگ کا تیسرا بیٹا شہباز بیگ خاں بھی تھا اور اس کا بیٹا امیر بیگ ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوج میں ملازم تھا۔ اس کا دیوان مولانا نورالحسن راشد کی نظر سے گزر چکا ہے۔

(۲) طہماس بیگ کا ایک نواسا ابراہیم خاں خرم تخلص بھی اردو شاعر تھا۔